جب لبِ شہ کا حلق، مجرئی! پانی سے تر نہ ہو
کس طرح آب آبِ صدف میں گہر نہ ہو

جو غم میں شہ کے، اشکوں سے دامن کو تر رکھے
نارِ جحیم کا کبھی اُس پر اثر نہ ہو

کہتی تھی فوجِ شام، سخی تھے بہت حسینؑ
گھر میں عجب نہیں ہے اگر مال و زر نہ ہو

کہتی تھی بانوؑ، کور ہوں آنکھیں تو خوب ہے
تصویرِ جب حسینؑ کی پیشِ نظر نہ ہو

فوجیں اُدھر کمک کو جو آئیں تو بولے شاہ
کافی مدد خدا کی ہے، کوئی اِدھر نہ ہو

اکبرؑ چلے جو مرنے تو بانوؑ نے یہ کہا
آنکھوں سے او جھل اے مرے رشکِ قمر نہ ہو

زینبؑ یہ رو رو کہتی تھی، جُز ذاتِ کبریا
فریادی کس سے ہوں، جو کوئی دادگر نہ ہو

آیا جو خوان، دل میں یہ گزرا سکینہؑ کے
اس خوان میں کہیں مرے بابا کا سر نہ ہو

شبیرؑ کہتے تھے کہ مجھے غم ہے میرے بعد
عابدؑ کا حال اور بھی زیر و زبر نہ ہو

کہتے تھے شہ سے بھانجے، ہم چاہتے ہیں یہ
قربان تم پہ ہم سے کوئی پیشتر نہ ہو

عباسؑ بولے تیروں سے چھاتی چھدے چھدے
سوراخ دار مشکِ سکینہؑ مگر نہ ہو

کہتے تھے شامی، حُرؑ کی طرح ہم بھی جا ملیں
گر ابنِ سعد کا ہمیں خوف و خطر نہ ہو

مسلمؑ کے بیٹے کیوں نہ بھٹکتے پھریں، کہ جب
تاریک شب ہو اور کوئی راہبر نہ ہو

تو جس کی ماں کے مہر میں ہو اے شطِ فرات
کیا قہر ہے کہ پانی سے حلق اس کا تر نہ ہو

کہتی تھی بانوؑ، میں پیوں پانی ہزار حیف
اور آب سے زبان علی اصغرؑ کی تر نہ ہو

آئے حرم تو کوفہ کے حاکم کا تھا یہ حکم
آتا ہے سر حسینؑ کا کچھ شور و شر نہ ہو

سجادؑ کہتے تھے کہ اٹھا لے اب، اے خدا!
کیا لطف زندگی ہے جو سر پر پدر نہ ہو

کہتی تھی بنتِ ہند یہ بنتِ حسینؑ سے
لو مجھ سے تم پہننے کو زیور اگر نہ ہو

"سر کو جھکا کے شرم سے، دیتی تھی وہ جواب
"کیوں کر کہوں کہ تجھ کو مفصّل خبر نہ ہو

"تیرے پدر نے باپ کا میرے کیا ہے خوں
"کس طرح خستہ حال یہ تشنہ جگر نہ ہو"

سجادؑ رن میں کہتے تھے رو کر کہ کیوں فلک
بابا تو ٹکڑے تیغوں سے ہو اور پسر نہ ہو

خنجر کے نیچے شاہ یہ کہتے تھے اے خدا!
خیمے کے در پہ زینبِ خستہ جگر نہ ہو

ہیں گال زخمی، کان طمانچوں سے لال ہیں
ایسے صغیر سن میں کوئی بے پدر نہ ہو

صغرا ہر ایک سے کہتی تھی، کیونکر نہ روؤں میں
مادر تو پاس ہووے جو سر پر پدر نہ ہو

کیوں کر گناہ گاروں کی ہو مغفرت انیسؔ
حامی جو روزِ حشر شہِ بحر و بر نہ ہو